

محل دفن سر مبارک سید الشهداء، امام حسین ابن علی (ع)

<"xml encoding="UTF-8?">

محل دفن سر مبارک سید الشهداء، امام حسین ابن علی (ع)

عاشورا کے حوادث و واقعات کے بعد سے لے کر اب تک ایک سوال کہ جس نے ہر ذہن کو اپنے ساتھ الجھایا ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ امام حسین (ع) کا مبارک سر کہاں دفن ہوا ہے، اس بارے میں شیعہ اور اہل سنت کی تاریخ کی کتب میں مختلف اقوال کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے 6 اہم اقوال کو یہاں پر ذکر کیا جا رہا ہے۔

قول اول:

کربلا میں سر کو بدن مبارک کے ساتھ ملا کر دفن کیا گیا :

یہ قول شیعہ اور اہل سنت کے درمیان مشترک و متفق ہے۔ شیعہ علماء میں سے شیخ صدوق (متوفی 381 ق)، سید مرتضیٰ (متوفی 436 ق)، فتال نیشاپوری (متوفی 508 ق)، ابن نما حلی، سید ابن طاووس (متوفی 664 ق) شیخ بہائی اور علامہ مجلسی نے اس قول کو ذکر کیا ہے۔

مشہور اقوال کی بناء پر امام حسین (ع) کا سر کربلا میں انکے بدن مبارک کے ساتھ ملحق ہو گیا تھا۔

اللہوف علی قتلی الطفوف، ص 195

طبرسی، فضل بن حسن، اعلام الوری بأعلام الهدی، ج 1، ص 477، قم، مؤسسہ آل البيت،

مثیر الأحزان، ص 107

مقتل الحسین (ع)، ج 2، ص 84

تذکرۃ الخواص، ص 238

سید ابن طاووس نے کتاب لہوف میں لکھا ہے کہ:

«فَأَمَّا رَأْسُ الْحُسَيْنِ فَرُوي أَنَّهُ أُعِيدَ فَدُفِنَ بِكَرْبَلَاءَ مَعَ جَسَدِهِ الشَّرِيفِ وَ كَانَ عَمَلُ الطَّائِفَةِ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى الْمُشَارِ إِلَيْهِ»

روایت ہوئی ہے کہ امام حسین (ع) کے سر کو کربلا میں واپس پلٹایا گیا اور بدن مبارک کے ساتھ دفن کیا گیا، اسی قول پر شیعہ امامیہ عمل کرتے ہیں۔

اللہوف علی قتلی الطفوف، ص 195

شیخ طبرسی نے کتاب تاج الموالید میں لکھا ہے کہ:

وَأَمَّا رَأْسُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَام) فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: أَنَّهُ رَدَّ إِلَى بَدَنِهِ بِكَرْبَلَاءَ مِنَ الشَّامِ وَ ضَمَّ إِلَيْهِ»

بعض شیعہ علماء نے کہا ہے کہ: امام حسین (ع) کا سر شام سے لایا گیا اور کربلا میں بدن کے ساتھ ملا کر دفن کر دیا گیا۔

طبرسی، فضل بن حسن، تاج الموالید، ص 87، بیروت، دار القاری،

یہی قول فتال نیشاپوری اور ابن نما حلی کی کتاب میں بھی ذکر ہوا ہے:

فتال نیشابوری، محمد بن احمد، روضة الواعظین و بصيرة المتعظین، ج 1، ص 192، قم،

مثیر الأحزان، ص 107

قدیمی کتب میں بھی اسی بات کو واضح بیان کیا گیا ہے کہ امام حسین (ع) کے سر مطہر کو 20 صفر کو کربلا میں بدن مبارک کے ساتھ ملحق کر دیا گیا تھا۔

کتاب الآثار الباقیة ابو ریحان بیرونی (قرن 4-5) نے کہا ہے کہ:

«و فی العشرين، رَدَّ رَأْسُ الْحُسَيْنِ إِلَى مَجْتَمِهِ، حَتَّى دُفِنَ مَعَ جَسَدِهِ؛ وَ فِيهِ زِيَارَةُ الْارْبَعِينَ، وَ هُمْ حَرَمَهُ بَعْدَ انْصِرَافِهِمْ مِنَ الشَّامِ»

ماہ صفر کی 20 تاریخ کو سر حسین کو بدن کے ساتھ ملحق اور اسی جگہ دفن کیا گیا۔

أبو ریحان بیرونی، الآثار الباقیة عن القرون الخالية، ص 422، تہران، مرکز نشر میراث مکتوب،

ابن جوزی (متوفی 654ق) نے کتاب تذکرة الخواص میں ذکر کیا ہے کہ:

اشهرها انه رده الى المدينة مع السبايا ثم رد الى الجسد بکربلا فدفن معه،

مشہور ترین یہ قول ہے کہ حسین ابن علی (ع) کے سر کو مدینہ سے کربلا لایا گیا تھا اور بدن کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔

تذکرة الخواص، ص 238

زکریا ابن محمد قزوینی (متوفی 682ق) نے کتاب عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ:

«اليوم الاول منه عيد بنى اميه ادخلت فيه رأس الحسين رضى الله عنه بدمشق و العشرون منه رُدَّتْ رَأْسُ الْحُسَيْنِ إِلَى جَسَدِهِ»

یکم ماہ صفر بنی امیہ کے جشن اور عید کا دن ہے کہ اسی دن امام حسین کے سر کو شہر دمشق میں لایا گیا اور 20 صفر کو کربلا میں سر کو بدن کے ساتھ ملا کر دفن کیا گیا۔

قزوینی، زکریا بن محمد، عجایب المخلوقات و غرایب الموجودات، ص 70، قاہرہ، مکتبہ الثقافہ الدینیہ،

شیخ صدوق اور انکے بعد فتال نیشاپوری نے اس بارے میں لکھا ہے کہ: علی ابن حسین (امام سجاد) اہل بیت (ع) کی خواتین کے ساتھ شام سے واپس آئے اور امام حسین (ع) کے سر کو بھی اپنے ساتھ کربلا واپس لے کر آئے۔

شیخ صدوق، الامالی، مجلس سی و یکم، ص 232

فتال نیشاپوری، روضة الواعظین، ص 192

مجلسی، بحار الانوار، ج 45، ص 140

سید مرتضیٰ نے اس بارے میں کہا ہے کہ: تاریخ نگاروں نے روایت کی ہے کہ امام حسین کا سر کربلا میں انکے بدن کے ساتھ دفن ہوا ہے۔

رسائل المرتضیٰ، ج 3، ص 130

ابن شہر آشوب نے سید مرتضیٰ کے اسی کلام کو نقل کرنے کے بعد، شیخ طوسی کے قول کو بھی نقل کیا ہے کہ:

قال الطوسي رحمة الله: و منه زيارة الاربعةین ،

اسی وجہ (امام کے سر کا بدن کے ساتھ ملحق ہونے) سے دوسرے آئمہ نے امام حسین کی زیارت اربعین پڑھنے کی بہت تاکید کی ہے۔

مناقب آل ابی طالب، ج 4، ص 85

مجلسی، بحار الانوار، ج 44، ص 199

ابن نما حلی نے بھی لکھا ہے کہ: بہت سے اقوال میں سے وہ قول کہ جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ امام حسین کے سر مبارک کو مختلف شہروں میں گھمانے کے بعد، بدن کے ساتھ واپس لا کر دفن کیا گیا ہے۔

نجم الدین محمد بن جعفر بن نما حلی، مثير الاحزان، ص 85

سید ابن طاووس نے بھی لکھا ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ امام حسین کے سر کو واپس کربلا لایا گیا اور اسکو بدن کے ساتھ دفن کیا گیا اور علماء نے ایسی روایات کو قبول کر کے ان پر عمل کیا ہے۔

سید ابن طاووس، اللہوف فی قتلی الطفوف، ص 114

علامہ مجلسی نے امام حسین (ع) کے چہلم والے دن، امام کی زیارت اربعین پڑھنے کے مستحب ہونے کی ایک

وجہ، سر کے بدن کے ساتھ ملحق ہونے کو ذکر کیا ہے کہ یہ کام علی ابن حسین (امام سجاد) کے ذریعے سے انجام پایا تھا۔

مجلسی، بحار الانوار، ج 98، ص 334

علامہ مجلسی نے ایک دوسری جگہ پر اس بارے میں دوسرے اقوال کو نقل کرنے کے بعد، اسی بارے میں لکھا ہے کہ: علمائے امامیہ کے نزدیک یہی مشہور ہے کہ امام حسین کا سر مبارک ان کے بدن کے ساتھ دفن ہوا ہے۔

مجلسی، بحار الانوار، ج 45، ص 145

اہل سنت کے بعض علماء نے بھی اسی قول کو ذکر کیا ہے:

ابو ریحان بیرونی اور دوسرے علماء (متوفی 440 ق) نے اس بارے میں لکھا ہے کہ:

و في العشرين ردّ راس الحسين عليه السلام الي مجثمه حتي دفن مع جثته...

20 صفر کو امام حسین کا سر انکے بدن کے ساتھ ملحق اور دفن ہوا تھا۔

بیرونی، الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ، ص 331

محمد بن احمد مستوفی ہروی، ترجمہ الفتوح، ص 916

محمد بن احمد قرطبی، التذکرۃ فی امور الموتی و امور الآخرة، ج 2، ص 668.

زکریا محمد بن محمود قزوینی، عجائب المخلوقات و الحيوانات و غرائب الموجودات، چاپ شدہ در حاشیہ حیاة الحيوان الکبری، کمال الدین دمیری، ج 1، ص 109.

احمد بن عبد الوہاب نویری، نہایۃ الارب فی فنون الادب، ج 20، ص 300.

حمد اللہ بن ابی بکر بن احمد مستوفی قزوینی، تاریخ گزیدہ، ص 202.

حمد اللہ بن ابی بکر بن احمد مستوفی قزوینی، تاریخ گزیدہ ص 265.

غیاث الدین بن ہمام الدین حسینی مشہور بہ خواندمیر، تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ص 60.

محمد عبد الرؤوف مناوی، فیض القدر، ج 1، ص 205.

عبد اللہ بن محمد بن عامر شبراوی، الإتحاف بحُبِّ الأشراف، تحقیق سامی العُریّی، ص 127.

محمد بن علی صَبَّان، إسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفی و فضائل اهل بیته الطاهرین، ص 215.

مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجي، نور الابصار في مناقب آل بيت النبي المختار، ص 269.

قرطبي (متوفي 671 ق) نے بھی لکھا ہے کہ: شیعہ کہتے ہیں کہ امام حسین کا سر 40 دنوں کے بعد کربلا واپس لایا اور بدن کے ساتھ ملحق کیا گیا تھا اور یہ دن ان (شیعہ) کے نزدیک بہت مشہور ہے اور اس دن جو زیارت پڑھی جاتی ہے، وہ اسکو زیارت اربعین کہتے ہیں۔

محمد بن احمد قرطبي، التذكرة في امور الموتى و امور الاخره، ج 2، ص 668.

زکریا قزوینی نے بھی لکھا ہے کہ:

یکم صفر کو، بنی امیہ کی عید کا دن ہے، کیونکہ اس دن امام حسین کے سر کو شہر دمشق میں لایا گیا اور 20 صفر کو انکا سر واپس بدن کے ساتھ ملحق کیا گیا تھا۔

زکریا محمد بن محمود قزوینی، عجائب المخلوقات و الحيوانات و غرائب الموجودات، ص 45.

مناوی (متوفي 1031 ق) نے لکھا ہے کہ: امامیہ یعنی شیعہ کہتے ہیں کہ امام حسین کی شہادت کے 40 دن بعد، انکا سر کربلا میں واپس لایا اور دفن کیا گیا تھا۔

عبد الرووف مناوي، فیض القدير، ج 1، ص 205

سید مرتضیٰ (م 436 ق) نے بھی اس بارے میں لکھا ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ امام حسین (ع) کے سر کو انکے بدن کے ساتھ کربلا میں دفن کیا گیا تھا۔

رسائل المرتضي، ج 3، ص 130.

قول دوم:

نجف میں امیر المؤمنین علی (ع) کی قبر کے پاس دفن کیا گیا:

ابن قولويه قمي، کامل الزيارات، ص 84؛

کليني، الکافي، ج 4، ص 571-572

ابوجعفر محمد بن حسن طوسي، تهذيب الاحکام، ج 6، ص 35-36

ابن شهر آشوب مازندرانی، مناقب آل أبي طالب (ع)، ج 4، ص 77، قم، انتشارات علامہ،

مجلسی، محمد باقر، جلاء العيون، ص 748، قم، سرور، چاپ نهم،

ابن حبان تمیمی، محمد بن حبان، الثقات، ج 3، ص 69، حیدر آباد ہند، دائرة المعارف العثمانية،

عمر ابن طلحہ نے کہا ہے کہ: امام صادق جب حیرہ میں تھے، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ جو وعدہ (زیارت قبر امام علی) میں نے تمہیں دیا تھا، اس پر میں ابھی عمل کروں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں، پھر میں امام اور انکے بیٹے اسماعیل کے ساتھ سوار ہو کر مقام سویہ سے گزرتے ہوئے، ذکوات کے مقام پر پہنچے اور وہاں پر نماز پڑھی۔

امام صادق (ع) نے اپنے بیٹے اسماعیل سے فرمایا: اٹھو اور اپنے جدّ حسین کو سلام کرو، میں نے امام سے کہا کیا حسین کربلا میں دفن نہیں ہیں؟ امام صادق (ع) نے فرمایا: کیوں نہیں، اس لیے کہ جب ان (امام حسین) کا سر شام لے جایا گیا تو اسکو ہمارے ایک چاہنے والے نے لے کر امیر المؤمنین علی (ع) کی قبر کے پاس دفن کر دیا تھا۔

کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج 4، ص 571، تہران، دار الکتب الإسلامیة،

ابان ابن تغلب کہتا ہے کہ: میں امام صادق کے ساتھ تھا، امام نجف کے صحرا میں آئے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر تھوڑا سا آگے گئے اور وہاں پر بھی امام نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنی سواری پر سوار ہو کر تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد اپنی سواری سے نیچے آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ: اس جگہ امیر المؤمنین علی (ع) کی قبر ہے۔ میں نے کہا: تو پھر آپ نے ان دو جگہوں پر کیوں نماز پڑھی؟ امام صادق نے فرمایا: وہاں پر امام حسین کے سر کا اور حضرت قائم کے منبر کا مقام ہے۔

کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج 4، ص 572

مناقب آل ابی طالب (ع)، ج 4، ص 77.

اسی مضمون کی روایت کتاب کامل الزیارات میں بھی ذکر ہوئی ہے۔

ابن قولویہ، جعفر بن محمد، کامل الزیارات، ص 35، نجف، دار المرتضویة،

ابن قولویہ، جعفر بن محمد، کامل الزیارات، 36 – 37؛

شیخ حرّ عاملی، وسائل الشیعة، ج 14، ص 402 – 403، قم، مؤسسہ آل البیت (ع)،

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں شہر نجف میں امام علی (ع) کی قبر کے نزدیک ایک ایسی جگہ تھی کہ جہاں پر امام حسین (ع) کا سر دفن تھا یا وہاں پر امام کا سر رکھا گیا تھا۔

قول سوم:

نہر فرات کے کنارے واقع مسجد رقہ میں:

قول چہارم:

مدینہ منورہ میں:

ابن نما حلی (متوفی 841ق) نے نقل کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ: عمرو ابن سعید نے سر مطہر امام حسین (ع) کو مدینہ میں دفن کیا ہے۔

ابن نما حلی، جعفر بن محمد، مثير الأحزان، ص 106، قم، مدرسه امام مهدی(عج)،

قبرستان جنت البقیع میں امام حسین کی والدہ گرامی حضرت فاطمہ (س) کی قبر کے پاس۔

خوارزمی، موفق بن احمد، مقتل الحسین (ع)، ج 2، ص 83، قم، انوار الہدی،

شمس الدین باعونی، محمد بن احمد، جواهر المطالب فی مناقب الإمام علی بن أبی طالب(ع)، ج 2، ص 299، قم، مجمع إحياء الثقافة الإسلامية،

یافعی، عبد اللہ بن أسعد، مرآة الجنان و عبرة اليقظان فی معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان، ص 109، بیروت، دار الکتب العلمیة،

ذهبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام، ج 5، ص 15، المكتبة التوفيقية،

سبط بن جوزی، تذكرة الخواص، ص 239، قم، منشورات الشریف الرضی،

شہاب الدین نویری، أحمد بن عبد الوهاب، نهاية الأرب فی فنون الأدب، ج 20، ص 480 – 481، قاہرہ، دار الکتب و الوثائق القومية،

قول پنجم:

شہر دمشق میں:

جب منصور ابن جمہور نے شام کو فتح کیا تو شہر میں داخل ہونے کے بعد، وہ یزید کے خزانے والے کمرے میں گیا، وہاں پر اسے سرخ رنگ کی ایک ٹوکری ملی! منصور نے اپنے غلام سے کہا کہ اس ٹوکری کو حفاظت سے رکھو کہ یہ بنی امیہ کے قیمتی خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، لیکن جب اسکو تھوڑے عرصے کے بعد کھولا تو دیکھا کہ اس میں امام حسین کا نورانی سر ہے، جس سے عطر کی خوشبو آرہی تھی۔ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک کپڑا لائے، اس نے سر کو اس کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پھر کفن کرنے کے بعد اس سر کو دمشق میں باب فرادیس کے پاس دفن کر دیا۔

مثير الأحزان، ص 106 – 107

مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج 45، ص 144، بیروت، دار إحياء التراث العربی،

بعض مؤرخین نے اس داستان کو نقل کیے بغیر، فقط یہی کہا ہے کہ امام حسین کا مبارک سر شہر دمشق

میں دفن ہوا ہے۔

بلاذری، احمد بن یحییٰ، انساب الاشراف، ج 3، ص 214، بیروت، دار الفکر،

حسنی شجرى جرجانى، یحییٰ بن حسین، ترتیب الأمالی الخمیسیة، ج 1، ص 231، بیروت، دار الکتب العلمیة،

تذکرۃ الخواص، ص 239.

قول ششم:

شہر قاہرہ میں:

سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ص 265-266

سید محسن امین عاملی، اعیان الشیعہ، ج 1، ص 626-627

لواعج الاشجان، ص 247-250

محمد امین امینی، لواعج الاشجان، ج 6، ص 321-337

مجلسی، بحار الانوار، ج 45، ص 145

جلاء العیون، ص 407.

سید بن طاووس لہوف ج 2، ص 112

شیخ طوسی نے بھی اسی قول کی تائید کی ہے۔

امام حسین (ع) کا سر مبارک کہاں دفن ہوا ہے ؟

سر امام حسین (ع) اور کربلاء کے شہداء کے سروں کے مدفن کے بارے شیعہ اور سنی کتب میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے اور جو اقوال اس بارے میں نقل ہوئے ہیں، ان کے حوالے سے تحقیق کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے مشہور قول جو شیعہ میں سب علماء نے قبول کیا ہے، وہ یہ ہے امام علیہ السلام کا سر مبارک کچھ مدت کے بعد آپ کے بدن مبارک کے ساتھ ملحق ہو گیا اور کربلا میں لا کر دفن کیا گیا ہے۔ ہم مزید معلومات کے لیے ان سات اقوال کو یہاں پر ذکر کرتے ہیں:

1- کربلا معلیٰ میں:

یہ نظریہ علمائے شیعہ میں مشہور ہے اور علامہ مجلسی نے اس کی شہرت کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔

بحار الانوار، ج 45، ص 145

شیخ صدوق نے سر مبارک کے آپ کے بدن کے ملحق ہونے کے بارے میں فاطمہ بنت علی علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔

محمد امین ، امینی ، مع الרכب الحسینی ، ج 6 ، ص 324 ، منقول از مقتل الخوارزمی ، ج 2 ، ص 75

اب اس کی کیفیت کیا تھی کہ کیسے آپ کا سر مبارک آپ کے بدن سے ملحق ہوا ، اس بارے میں مختلف نظریات ذکر کیے گئے ہیں ۔ بعض جیسے سید ابن طاؤوس اسے امر الہی شمار کرتے ہیں کہ خداوند نے خود اپنی قدرت کاملہ سے اعجاز کے طور پر یہ کام انجام دیا اور سید نے اس بارے میں چون و چرا سے بھی منع فرمایا ہے۔

بحار الانوار ، ج 45 ، ص 145

بعض دوسرے قائل ہیں کہ امام سجاد علیہ السلام جب شام سے واپس تشریف لائے تو وہ سر امام کو اپنے ساتھ لائے اور کربلا میں اپنے بابا کے بدن کے ساتھ دفن کیا۔

بحار الانوار ج 45 ، ص 178 ، منقول از کامل الزیارات ، ص 34

اصول کافی ج 4 ، ص 571

مع الרכب الحسینی ، ج 6 ، ص 325 الی 328

بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ امام سجاد علیہ السلام نے چہلم کے روز یا کسی دوسرے روز (کربلا سے) واپسی میں سر مبارک کو کربلا میں آپ (ع) کے جسد اطہر کے پہلو میں دفن کیا۔

کتاب لہوف ، ص 323 (گو کہ صراحت کے ساتھ امام سجاد علیہ السلام کا نام نہیں لکھا ہے)

شہید قاضی طباطبائی ، تحقیق درباره اولین اربعین حضرت سید الشہداء ، ج 3 ، ص 304

اب سوال یہ ہے کہ کیا سر بدن کے ساتھ ملحق ہو گیا یا امام کی ضریح میں یا اس کے نزدیک دفن کیا گیا۔ اس بارے میں کوئی واضح عبارت تو نہیں ملتی ، یہاں بھی سید ابن طاؤوس نے چون و چرا سے نہیں فرمائی ہے۔

بحار الانوار ، ج 45 ، ص 145

بعض قائل ہیں کہ سر مبارک کو تین دن دروازہ دمشق پر آویزاں رکھنے کے بعد اتار کر حکومتی خزانے میں رکھ دیا گیا اور سلیمان عبد الملک کے دور تک یہ سر وہیں تھا۔ اس نے سر مبارک کو وہاں سے نکالا اور کفن دے کر دمشق میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ، اس کے بعد اس کے جانشین عمر ابن عبد العزیز (سن 99 تا 101 ہجری حکومت) نے سر کو قبر سے نکالا ، لیکن پھر اس نے کیا کیا یہ معلوم نہیں ہو سکا ، لیکن ان کی ظاہری شریعت کی پابندی کو دیکھتے ہوئے زیادہ احتمال یہی ہے کہ اس نے سر کو کربلا بھیجا ہو گا۔

بحار الانوار ج 45 ص 178

2- حضرت علی (ع) کی قبر کے پاس نجف میں:

علامہ مجلسی کی عبارت اور روایات میں تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سر مقدس سید الشهداء، نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن ہوا۔

تذکرہ الخواص ، ص 259، منقول از مع الרכب الحسینی، ص 329

روایات میں آیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ہمراہ نجف میں حضرت امیر المومنین علی (ع) پر درود و سلام بھیجنے کے بعد امام حسین (ع) پر سلام بھیجا۔ اس روایت سے بھی پتا چلتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے دور تک سر مقدس نجف اشرف میں مدفون تھا۔

ابن سعد ، طبقات، ج 5 ، ص 112

بعض دوسری روایات بھی اسی نظریہ کی تائید کرتی ہیں، بلکہ بعض شیعہ کتابوں میں تو حضرت علی (ع) کی قبر مطہر کے پاس سر امام حسین (ع) کی زیارت بھی نقل ہوئی ہے۔

مع الרכب الحسینی، ج 6 ، ص 330

سر مقدس کو نجف منتقل کرنے کے حوالے سے امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ اہل بیت (ع) کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص نے شام سے کسی نہ کسی طریقے سے یہ سر حاصل کیا اور حضرت علی (ع) کی قبر میں لا کر دفن کر دیا۔

مع الרכب الحسینی، ج 6 ، ص 331

لیکن اس نظرئیے پر اشکال یہ ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے دور تک تو حضرت علی (ع) کی قبر مبارک عام لوگوں سے مخفی تھی اور انہیں اس کا پتا نہیں تھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ دمشق میں سر مقدس کے ایک مدت تک رکھے جانے کے بعد اسے کوفہ ابن زیاد کے پاس بھیج دیا گیا اور اس نے لوگوں کی شورش و بغاوت کے خوف سے حکم دیا کہ سر کو کوفہ سے باہر لے جا کر حضرت علی (ع) کی قبر کے پاس دفن کر دیا جائے۔

مع الרכب الحسینی ص 334، منقول از تذکرہ الخواص ، ص 265

اس پر بھی وہی اشکال ہے کہ اس وقت تک عام لوگوں سے حضرت علی (ع) کی قبر مخفی تھی۔

3- کوفہ میں:

سبط ابن جوزی نے یہ نظریہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عمرو ابن حریث مخزومی نے سر کو ابن زیاد سے لیا اور پھر اسے غسل و کفن دیا اور خوشبو لگانے کے بعد اپنے گھر میں دفن کر دیا۔

4- مدینہ میں:

ابن سعد کتاب طبقات کے مصنف نے یہ نظریہ قبول کیا ہے کہ یزید نے سر حاکم مدینہ عمرو ابن سعید کو بھیجا اور اس نے اسے کفن دینے بعد جنت البقیع میں امام حسین (ع) کی والدہ ماجدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر کے پاس دفن کر دیا۔

البدایۃ و النہایۃ، ج 8 ص 205

بعض دوسرے اہل سنت علماء جیسے خوارزمی نے کتاب مقتل الحسین میں اور ابن عماد جنبلی نے شذرات الذہب میں بھی یہی نظریہ قبول کیا ہے۔

مع الרכب الحسینی، ج 6 ، ص 237

اس نظرئیے پر اہم اشکال یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر تو معلوم نہیں تھی تو پھر اس کے ساتھ دفن کرنا کیسے ثابت ہوتا ہے۔

5- شام میں:

کہا جا سکتا ہے کہ اکثر اہل سنت کا یہی نظریہ ہے کہ سر مقدس شام میں مدفون ہے اور پھر اس نظرئیے کے قائلین میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے پانچ نظریات ذکر کیے گئے ہیں :

الف: دروازہ فرادیس کے پاس دفن ہوا بعد میں وہاں مسجد الرائس تعمیر کی گئی۔

ب: جامع اموی کے پاس ایک باغ میں دفن ہے۔

ج: دار الامارہ میں دفن ہے۔

د: دمشق کے ایک قبرستان میں دفن ہے۔

ه: باب توما کے نزدیک دفن ہے۔

سید محسن امین ، عاملی، لواعج الاشجان فی مقتل الحسین، ص 250

6- رَقَّہ میں:

نہر فرات کے کنارے ایک شہر ہے، جس کا نام رَقَّہ ہے، اس دور میں آل عثمان میں سے آل ابی محیط کے نام سے مشہور ایک قبیلہ وہاں آباد تھا، یزید نے سر مقدس ان کے پاس بھیجا اور انہوں نے اسے اپنے گھر کے اندر دفن کر دیا، بعد میں وہ گھر مسجد میں تبدیل کر دیا گیا۔

واقعة الطف ، ص 197،

طبقات ابن سعد ، ج 5، ص 99

تاریخ طبری، ج 5، ص 418

شیخ مفید، الارشاد، ص 442

7- مصر (قاہرہ) میں:

نقل ہوا ہے کہ فاطمی حکمران جن کی حکومت مصر پر چوتھی صدی ہجری کے دوسرے نصف سے شروع ہوئی اور ساتویں صدی ہجری کے دوسرے نصف تک باقی رہی ، یہ اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے سر امام حسین علیہ السلام کو شام کے باب الفردیس سے عسقلان منتقل کیا اور پھر عسقلان سے قاہرہ منتقل کیا اور وہاں دفن کر کے 500 سال بعد اس پر تاج الحسین کے نام سے مقبرہ تعمیر کیا۔

البدایة و النہایة، ج 8 ص 205

تبریزی نے عسقلان سے قاہرہ کی طرف سر مقدس کے انتقال کی تاریخ 548 ہجری لکھی ہے اور کہا ہے کہ جب سر مقدس عسقلان سے نکالا گیا تو دیکھا گیا کہ خون ابھی تک تازہ ہے اور خشک نہیں ہوا اور مشک و عنبر کی خوشبو سر سے پھوٹ رہی تھی۔

البدایة و النہایة، ج 8 ص 205

علامہ سید محسن امینی عسقلان سے مصر سر کے انتقال کا قول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

سر مقدس کے دفن کی جگہ پر بہت بڑی بارگاہ بنائی گئی ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑی مسجد بھی بنائی گئی ہے۔ میں نے 1321 ہجری میں وہاں زیارت کی اور وہاں میں نے زائرین کی بڑی تعداد زیارت و گریہ کرتے ہوئے دیکھا ، پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ سر عسقلان سے مصر منتقل ہوا ہے ، لیکن آیا وہ امام حسین علیہ السلام کا سر تھا یا کسی اور کا، اس کے بارے یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

البدایة و النہایة ج 8 ص 334 ، منقول از تذکرہ الخواص ، ص 265

علامہ مجلسی نے بھی بعض مصریوں سے نقل کیا ہے، مصر میں مشہد الکریم کے نام سے بہت بڑی بارگاہ موجود ہے۔

البدایة و النہایة ج 8 ص 334، منقول از تذکرہ الخواص ، ص 265

خلاصہ:

ان تمام اقوال میں غور و تحقیق کرنے کے بعد واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ، پہلا قول یعنی سر مبارک کا امام

حسین کے بدن مبارک کے ساتھ ملحق ہونا، اسی قول کو آئمہ معصومین (ع) نے بیان کیا ہے اور یہی قول شیعہ علماء کے نزدیک مشہور، قابل اعتماد ہے اور خود انہی علماء نے عملی سیرت میں بھی اس قول پر عمل کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہی قول قابل اطمینان اور قابل قبول ہے، اور مؤرخین کے اقوال کے مطابق، سر کا بدن کے ساتھ ملنا 20 صفر سن 61 ہجری کو واقع ہوا تھا۔ اور اسی بارے میں مشہور قول یہ ہے، امام زین العابدین (ع) کے ذریعے سے اپنے بابا کا مبارک سر، انکے بدن مبارک کے ساتھ ملحق کیا گیا تھا۔

قول دوم (دفن سر شہر نجف میں) اگرچہ بعض روایات میں اس بات کا ذکر کیا گیا، اور اسی وجہ سے حرم امیر المؤمنین علی (ع) میں امام حسین (ع) کی زیارت پڑھنے کے بارے میں بھی بہت تاکید کی گئی ہے، کیونکہ اس مضمون کی تمام روایات شیعہ فقہاء و علماء کے پاس موجود تھیں، لیکن کسی نے بھی عملی طور پر ان روایات پر عمل نہیں کیا، اس لیے کہ ان روایات کی سند بھی مکمل طور پر صحیح و قابل اعتماد نہیں تھی اور ان روایات کے راوی بھی مشہور و معروف نہیں تھے۔ اسکے علاوہ سر کے دفن کرنے کے بارے میں ان تمام روایات کا معنی و مفہوم ایک دوسرے سے الگ الگ ہے، جیسے ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ ذکوات کے مقام پر، اور بعض دوسری روایات میں ہے کہ جوف کے مقام پر سر کے دفن کرنے کو بیان کرتی ہیں، اسی طرح ان روایات میں سے بعض جیسے روایت یونس ابن ظبیان کی امام صادق (ع) سے روایت میں ایک عجیب و غریب بات کو بیان کرنے کے علاوہ، امیر المؤمنین علی (ع) کی قبر کے پاس سر کے دفن ہونے کے بعد، اسی جگہ پر سر کے باقی رہنے پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ اس روایت کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سر اس جگہ پر دفن ہونے کے بعد، کربلا کی طرف لے جایا گیا اور بدن کے ساتھ ملحق ہوا ہے، اسی وجہ سے شیعہ علماء نے صرف سر کے کربلا بدن کے ساتھ ملحق ہونے والے قول کو قبول کیا اور اسی پر اعتماد بھی کیا ہے۔

لہذا اگرچہ قول اوّل کے بارے میں آئمہ معصومین (ع) سے کوئی روایت نقل نہیں ہوئی، لیکن پھر بھی واقعہ کربلا کے بعد سے لے کر اب تک اس قول نے خاصی شہرت پیدا کر لی ہے اور شیعہ علماء نے بھی اسی قول پر اعتماد و عمل کیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہی پہلا قول گذشتہ صدیوں میں شیعہ کے اعتقادی اور تاریخی مسلّم حقائق میں سے تھا، اتنا واضح تھا کہ حتیٰ اس زمانے میں ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ اسی قول پر آئمہ معصومین (ع) کے اقوال سے یا معتبر تاریخی حقائق سے تائید لائی جائے۔ اس بناء پر گذشتہ مذکورہ 6 اقوال میں سے پہلا قول معتبر اور قابل قبول ہے۔

البتہ امام حسین (ع) کے سر کے دفن ہونے کے مقام کی اس تحقیق سے چشم پوشی کرتے ہوئے، طول تاریخ میں امام حسین (ع) نے ہر غیرت مند اور با ضمیر انسان کو اپنا عاشق بننے پر مجبور کر دیا ہے، حتیٰ یہ عشق اسلام کی حدود سے بھی خارج ہو گیا ہے اور غیر مسلم بھی اس فداکار شہید کے عاشق نظر آتے ہیں، لہذا یہ زیادہ مہم نہیں ہے کہ امام کا مطہر بدن اور مبارک سر کہاں دفن ہوئے ہوں، وہ بات جو اہم ہے، وہ یہ ہے کہ امام حسین (ع) کی روحانی شخصیت اپنی تمام آسمانی صفات کے ساتھ شیعیان اور محبان کے دلوں میں موجود ہے۔ اسی بارے میں بعض مؤرخین اور دانشمندیوں کے اقوال سننے اور پڑھنے کے قابل ہیں:

سبط ابن جوزی نے امام حسین (ع) کے سر کے محل دفن کے بارے میں اقوال کو نقل کرنے کے بعد، لکھا ہے یہ:

بہر حال ان امام کا سر اور بدن جہاں بھی ہوں، انکی یاد اور انکا ذکر ہمیشہ دلوں، ذہنوں میں موجود ہے، جیسا

کہ ہمارے اساتذہ نے اس بارے میں اشعار کہے ہیں کہ:

لا تطلبوا المولي حسين بأرض شرق او بغرب

وَدَعُوا الجميع و عَرَّجُوا نحوي فمشهدہ بقلبي،

مولا حسین کو مشرق یا مغرب میں تلاش نہ کرو، اور تمام جگہوں کو چھوڑ کر میرے پاس آؤ کہ انکا حرم و قبر میرے دل میں ہے۔

سبط ابن جوزي، تذکرہ الخواص ، ج2، ص 209

اسی طرح شیخ مہدی فلوجی حلی (م1357ق) نے بھی اسی بارے میں اشعار کہے ہیں کہ:

لا تطلبوا رأس الحسين فانه لا في حمي ثاو و لافي واد

لكنما صِفُو الولاء يدلكم في انه المقبور وسط فؤادي

سر حسین کو تلاش نہ کرو، کیونکہ وہ کسی حرم اور قبر میں مدفون نہیں ہیں، بلکہ تم لوگوں کو انکی ولایت یہ راہنمائی کرتی ہے کہ حسین میرے دل و جان کی گہرائیوں میں دفن ہیں۔

محمد علي يعقوبي، البابليات، ج 3، القسم الثاني، ص 128

اور اسی طرح اسی دور کے مصری دانشمند عقاد نے اس بارے میں لکھا ہے کہ:

وہ مبارک و شریف سر جہاں پر بھی دفن ہوا ہو، قابل تعظیم و احترام ہے، حسین اپنی شہادت، شجاعت اور خاندانی شرافت کی وجہ سے ایک ایسی حقیقت ہے کہ جو ہمیشہ ہر انسان کے سینے میں موجود ہے، چاہے وہ انسان اس قبر سے نزدیک ہو یا دور ہو، کیونکہ حسین کربلا میں ہو، دمشق میں ہو یا کسی بھی دوسری جگہ پر ہو، وہ ایک ہی حقیقت کا نام ہے۔

عباس محمود عقاد، ابو الشهداء، الحسين بن علي(ع)، ص 111. ہاں امام حسین (ع) کی قبر اور انکا نورانی حرم ہمارے دلوں میں ہے، 1400 سال گزرنے کے باوجود بھی آج دلوں پر امام حسین (ع) کی حکومت ہے۔ اسی لیے روحانی سفر میں فاصلوں کو نہیں دیکھا جاتا، یہی وجہ ہے کہ کربلا سے دور یا نزدیک ہونا، یہ اس مظلوم امام کی زیارت کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ہم جب بھی اپنی آنکھوں کو بند کرتے ہیں، تو اپنے اپنے دل موجود اس نورانی حرم و قبر کی زیارت کر لیتے ہیں۔

تاریخ میں ہے کہ کربلا میں موجود ان امام کے ظاہری حرم اور قبر کے نشان تک کو مٹا دیا گیا، لیکن کوئی بھی ستمگر ، ظالم اور غاصب حکمران ، دلوں سے امام حسین (ع) کی محبت کے نشان حتیٰ انکی یاد تک کو نہ مٹا سکا۔ امام حسین (ع) نور خدا ہیں، پھونکوں سے تو نور خدا کو خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات کو ظالموں اور ستمگروں کی 1400 سو سالہ تاریخ نے ثابت کیا ہے۔ اس لیے کہ نام اور چہرے بدل بدل کر سب امام حسین

(ع) کے نور کو خاموش کرنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے تھے اور اب بھی بنی امیہ کی ناکام اولاد کوششیں کر رہی ہے۔ نام اور چہرے بدلتے رہے ہیں، ورنہ اپنے اپنے زمانے کے سب ہی یزید تھے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ،

وہ چاہتے ہیں کہ خداوند کا نور اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، اور اللہ اپنا نور پورا کر کے ہی رہے گا اگرچہ کافر برا ہی کیوں نہ مانیں۔

سورہ صف آیت 8